اجابۃ الغوث

سوالا و جوابا

مدرس::: مولانا مدثر آفریدی دامت

برکاتہم العالیہ

محمد صائم عطاری

درجہ سادسہ

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

عرض کاتب!!!

اس فائل میں آپ کو مکمل اجابۃ الغوث کے نوٹس مل جائیں گیں۔۔اگر آپ کو کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور اطلاع فرمائیں۔۔۔۔

اگر آپ مندرجہ ذیل کتب کے ہمارے لکھے نوٹس چاہتے ہیں تو نیچے دیے گئے نمبر پہ رابطہ فرمائیں۔۔۔۔۔

(1)شرح وقایہ((ششماہی ثانی))(2)حسامی((باب القیاس))(3)تیسیر مصطلح الحدیث(4)القصائد المنتخبہ(5) فقہ السیرہ(6)فتح المنان(7)تفسیر بیضاوی((ششماہی اول))(8)ہدایہ((ششماہی اول،،ششماہی ثانی))(9)النور المبین(10)مناظرہ رشیدیہ(11)اجابۃ الغوث(12)اصول الدعوۃ والارشاد(13)العربیہ للطالبین((المستوی الرابع))(14)منہاج العابدین(15)الفقہ الاکبر مکمل

مدرس::: مولانا مدثر آفریدی دامت برکاتہم العالیہ سینئر مدرس جامعۃ المدینہ گجرات

🌹 🖋 محمد صائم عطاری ✒🌹

درجہ سادسہ

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

03238599095

جامعۃ المدینہ گجرات

((بسم اللہ الرحمٰن الرحیم))

سوال::: رسالہ """اجابۃ الغوث""" کے مصنف کون ہیں؟؟؟

جواب::: اس کے مصنف علامہ محمد امین ہیں جو کہ علامہ ابن عابدین شامی کے نام سے مشہور ہیں۔۔۔۔۔

سوال::: علامہ شامی نے یہ رسالہ کیوں تحریر کیا؟؟؟

جواب::: علامہ شامی سے کچھ لوگوں نے قطب، ابدال، نقباء اور نجباء کے بارے میں سوال کیا تو اس وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ رسالہ تصنیف فرمایا۔۔۔۔

سوال::: علامہ شامی کی رسالہ لکھنے میں کیا ترتیب رہی ہے؟؟؟

جواب::: علامہ صاحب نے اس کو چار ابواب اور ایک خاتمے پہ مرتب کیا ہے۔۔۔۔۔۔

سوال::: علامہ شامی نے رسالے کا کیا نام رکھا؟؟؟

جواب::: علامہ شامی نے رسالے کا نام """اجابۃ الغوث ببیان حال النقباء والنجباء والابدال والاوتاد والغوث""" رکھا۔۔۔۔۔۔

((الباب الاول))

سوال::: اس رسالے کے پہلے باب میں کیا بیان کیا گیا ہے؟؟؟

جواب::: اس کے پہلے باب میں اقطاب، ابدال، نجباء، اور نقباء کے بارے میں بیان کیا گیا ہے نیز ان کی صفات، تعداد اور مساکن کے بارے میں بھی بحث کی گئی ہے۔۔۔۔۔۔

سوال::: اقطاب کی واحد بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: اس کی واحد""""قطب""""ہے۔۔۔۔

سوال::: صوفیاء کے نزدیک قطب کی اصطلاحی تعریف کیا ہے؟؟؟نیز اس کی وجہ تسمیہ بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: صوفیاء کے نزدیک قطب باطنی خلیفہ کو کہتے ہیں اور وہ اپنے زمانے کے تمام لوگوں کا سردار ہوتا ہے۔۔۔۔

لفظ قطب""""قطب الرحی"""" سے ماخوذ ہے((قطب الرحی چکی کے درمیان لگے ہوئے لوہے کے کیل کو کہتے ہیں جس کے گرد چکی گھومتی ہے پس جس طرح لوہے کے کیل کے ارد گرد چکی گھومتی ہے اسی طرح))قطب وہ ہوتا ہے جو تمام مقامات واحوال کا جامع ہو یعنی تمام مقامات اس کے گرد گردش کرتے ہوں۔۔۔۔۔

سوال::: شیخ عبدالرزاق نے قصیدہ تائیہ کی شرح میں قطب کی کیا تعریف بیان فرمائی ہے؟؟؟

جواب::: قطب وہ کامل ترین انسان ہوتا ہے جو مقام فردیت پہ فائز ہوتا ہے اور مخلوق کے احوال اس کے گرد گھومتے ہیں۔۔۔۔

سوال::: قطب کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟؟؟

جواب:::

قطب کی دو اقسام ہیں:::

(1)وہ قطب جو دنیا میں مخلوق کے اعتبار سے قطب ہو،،یہ قطب اپنی موت کے وقت کسی کامل ابدال کو اپنا جانشین بنا دیتے ہیں۔۔۔۔۔

(2)دوسری قسم وہ قطب ہیں جو عالم غیب اور عالم شہادت کے اعتبار سے ہیں،،کوئی ان کا خلیفہ اور قائم مقام نہیں بن سکتا یہ ان اقطاب کے قطب ہوتے ہیں جو عالم شہادت میں آتے رہتے ہیں،،نہ ان جیسا پہلے گزرا ہوتا ہے اور نہ ان کے

بعد کوئی ان کے قائم مقام ہو سکتا ہے اور وہ قطب روح مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا"""اے محبوب!!!اگر آپ نہ ہوتے تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا"""۔۔۔۔۔۔

یعنی کوئی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا پیدا نہیں کیا گیا اگرچہ ان سے کم مرتبہ لوگ ان کے خلیفہ بنے((مثلا خلفائے راشدین))لیکن ان جیسا کوئی نہیں۔۔۔۔۔

سوال::: شیخ ابن عربی لفظ"""قطب"""کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟؟؟

جواب::: آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل فن کبھی کبھی لفظ"""قطب"""میں وسعت پیدا کرتے ہیں،،وہ ہر اس شخص کو قطب قرار دیتے ہیں جس کے گرد کوئی ایک مقام گھومتا ہو((یعنی قطب کے تمام مقامات میں سے کوئی ایک مقام جس کے گرد گھومے بعض اوقات اسے بھی قطب قرار دیا جاتا ہے))اور وہ روحانی کمالات میں اپنے زمانے کے اولیاء میں ایک منفرد مقام رکھتا ہو۔۔۔۔

تو کبھی کبھی کسی شہر کے آدمی کو اس شہر کا قطب قرار دیا جاتا ہے اور جماعت کے شیخ کو اس جماعت کا قطب قرار دیا جاتا ہے۔۔۔۔

لیکن اصطلاحی قطب جس پہ اس اصطلاح کا اطلاق ہوتا ہے وہ ایک ہی ہوتا ہے اور وہی غوث ہوتا ہے اور اپنے زمانے کے لوگوں کا سردار ہوتا ہے،،ان میں سے کچھ وہ ہوتے ہیں جو باطنی خلافت کے ساتھ ساتھ ظاہری خلافت پہ بھی فائز ہوتے ہیں مثلا خلفائے راشدین وغیرہ اور کچھ وہ ہوتے ہیں جو محض باطنی خلافت پہ فائز ہوتے ہیں جیسا کہ کثیر قطب اس درجہ پہ فائز ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

سوال::: علامہ ابن حجر نے رجال غیب کی کیا وجہ تسمیہ بیان کی ہے؟؟؟نیز ان کے بارے میں مزید معلومات سپرد قلم کریں۔۔۔۔

جواب::: رجال غیب کو رجال غیب اس لیے کہتے ہیں کیونکہ اکثر لوگ ان کو نہیں پہچانتے،،ان کا سردار وہ شخص ہوتا ہے جو قطب غوث اور فردیت کے مقام پہ فائز ہو،،ان کے سردار کو اللہ عزوجل نے چاروں سمتوں میں گھومنے کی طاقت عطا فرمائی ہوتی ہے اور غیرت کی وجہ سے اس کے احوال لوگوں سے پوشیدہ کیے ہوتے ہیں،،البتہ اتنی بات ضرور معلوم ہے کہ وہ سردار سب کو ایک جیسی نگاہ سے دیکھتا ہے اس کے نزدیک عالم جاہل سب برابر ہوتے ہیں اس کا فیض سب کو یکساں پہنچتا ہے اور اولیاء کے درمیان اس کا مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ جیسا ایک دائرے میں مرکزی نقطے کا ہوتا ہے جس پہ پورے جہاں کی اصلاح کا دارومدار ہے۔۔۔۔

سوال::: ملا علی قاری کے گمان کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ابدال کے قطب کون تھے؟؟؟

جواب::: ان کے گمان کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ابدال کے قطب حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ تھے۔۔۔

سوال::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد سب سے پہلے کون سی ہستی قطب کے مقام پہ فائز ہوئی؟؟؟

جواب::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے پہلے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا قطب کے مقام پہ فائز ہوئیں۔۔۔

سوال::: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ مبارک کے بعد سب سے پہلے قطب کون تھے؟؟؟

جواب::: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ

سوال:::قطب کے فوت ہونے کے بعد اس کا خلیفہ کون بنتا ہے؟؟؟

جواب::: قطب کی وفات کے بعد دو اماموں میں سے کوئی ایک اس کا خلیفہ بنتا ہے کیونکہ وہ دونوں اس کے وزیر ہوتے ہیں ان میں سے ایک عالم شہادت کا مشاہدہ کرتا ہے جبکہ دوسرا عالم ملکوت کا مشاہدہ کرتا ہے اور وہ امام جو عالم ملکوت کا مشاہدہ کرتا ہے وہ عالم شہادت کا مشاہدہ کرنے والے سے اعلیٰ ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوال::: لفظ ابدال کس کی جمع ہے؟؟؟ نیز اس کی وجہ تسمیہ بیان کریں۔۔۔۔

جواب:::

یہ ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ ہے اور بدل کی جمع ہے۔۔۔۔۔

اس کی وجوہات تسمیہ درج ذیل ہیں:::

(1) ان کی پہلی وجہ تسمیہ حدیث سے ظاہر ہوتی ہے کہ جب ان میں سے کسی کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ اس کی جگہ دوسرے شخص کو بطور بدل مقرر کردیتا ہے۔۔۔۔۔

(2) دوسری وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ اپنے برے اخلاق کو بدل دیتے ہیں اور اپنے آپ کو اللہ کی رضا کے مطابق ڈھالتے ہیں حتی کہ ان کے اخلاق ان کے اعمال کا زیور بن جاتے ہیں اور وہ انبیاء کے خلیفہ ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

(3) تیسری وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب ایک ابدال ایک شہر سے دوسرے شہر جاتا ہے تو اپنی حقیقت روحانیہ کو بدل کے طور پر وہیں چھوڑ جاتا ہے پھر لوگ اس سے کلام کرتے ہیں اور وہ لوگوں سے کلام کرتا ہے حالانکہ ان کی نظروں سے غائب ہوتا ہے،، کبھی کبھی ابدال دوسرے شہر جاتے ہوئے اپنا بدل نہیں چھوڑتا بس فرق یہ ہے کہ جب ابدال کسی چیز کو اپنا بدل بنا کر جاتا ہے تو اسے پتا ہوتا ہے کہ مجھے بدل بنایا گیا ہے اور وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ آتا جاتا رہتا ہے اور جب ابدال کسی کو اپنا بدل نہیں قرار دیتا تو اس چیز کو کوئی خبر نہیں ہوتی۔۔۔۔۔۔

سوال::: علامہ قاشانی قصیدہ تائیہ کی شرح میں ابدال کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟؟؟

جواب::: علامہ قاشانی فرماتے ہیں کہ ابدال سے مراد اہل محبت، اہل کشف اور اہل مشاہدہ کا وہ گروہ ہے جو لوگوں کو توحید اور اسلام کی طرف بلاتے ہیں،، لوگوں سے مصیبتوں اور پریشانیوں کو دور کرتے ہیں جیسا کہ حدیث قدسی میں اللہ عزوجل کا فرمان ہے """جب بندہ ((دوسرے کاموں کو چھوڑ کر)) میری یاد میں مشغول رہتا ہے تو میں اس کی ہمت اور لذت کو اپنی یاد میں لگا دیتا ہوں جب میں اس کی ہمت اور لذت کو اپنی یاد میں لگا دیتا ہوں تو وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں،، میں اپنے اور کے درمیان کے تمام حجاب اٹھا دیتا ہوں پس جب لوگ غلطی کرتے ہیں وہ تب غلطی نہیں کرتا ((یعنی جس معاملے میں لوگ غلطی کر جاتے ہیں وہ بندہ ان میں غلطی نہیں کرتا)) ان کا کلام انبیاء کے کلام کی طرح ہوتا ہے اور یہی سچے ابدال ہوتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں کہ جب میں اہل زمین کو سزا یا عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں تو میں ان ((ابدال)) پہ نظر ڈالتا ہوں اور ان کی وجہ سے اہل زمین سے عذاب پھیر دیتا ہوں"""۔۔۔۔۔۔۔

سوال::: ابدال کی تعداد اور ان کے مراتب کی ترتیب کے بارے میں مختصراً تحریر کریں۔۔۔۔

جواب::: ابدال کی تعداد چالیس ہے اور ہر ایک کا مخصوص مقام ہوتا ہے،، جہاں صالحین کے درجات ختم ہوتے ہیں وہاں سے ابدال کا پہلا درجہ شروع ہوتا ہے ((یعنی صالحین ابدال سے مرتبہ میں کم ہوتے ہیں)) اور جہاں ابدال کے درجات ختم ہوتے ہیں وہاں سے قطب کا پہلا درجہ شروع ہوتا ہے ((یعنی قطب ابدال سے بلند مرتبہ ہوتے ہیں))،، جب ابدال میں سے کوئی ایک فوت ہوتا ہے تو اس سے نچلے درجے کا ابدال اس فوت شدہ کے درجے پہ فائز ہو جاتا ہے اور یوں تمام ابدال کا ایک ایک درجہ بڑھ جاتا ہے اور صالحین میں سے جو سب سے بلند مرتبہ ہوتا ہے ان میں سے ایک ابدالوں کی فہرست میں شامل ہو جاتا ہے،، یونہی یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے ابدال کی تعداد ہر وقت چالیس رہتی ہے یہاں تک کہ جب قیامت آئے گی تو ان سب کو اٹھا لیا جائے گا۔۔۔۔

سوال::: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ابدال کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟؟؟

جواب::: آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے کچھ ایسے بندے ہیں جنہیں ابدال کہا جاتا ہے وہ انبیاء کے نائب ہوتے ہیں زمین کے اوتاد((یعنی کیل))ہوتے ہیں،،جب نبوت ختم ہوگئی تو اللہ عزوجل نے انبیاء کی جگہ پہ امت محمدیہ میں سے ایک ایسی قوم کو نائب بنایا جو بکثرت روزوں، نمازوں اور ظاہری خوبصورتی کی وجہ سے لوگوں پہ فضیلت نہیں پاتے بلکہ سچے تقوے،اچھی نیت اور مسلمانوں کے لیے دل کے صاف ہونے کی وجہ سے فضیلت پاتے ہیں،،اس کے ساتھ ساتھ وہ اللہ کی رضا کے لیے مسلمانوں کی خیر خواہی چاہتے ہیں، صبر کرتے ہیں اور بغیر ذلت کے عاجزی کرتے ہیں((یعنی ایسی عاجزی کرتے ہیں جس میں ذلت نہیں پائی جاتی))،،وہ ایسی قوم جسے اللہ خالص اپنے لیے چن لیتا ہے،، وہ چالیس صدیق ہوتے ہیں ان میں سے تیس کے دل یقین میں حضرت ابراھیم علیہ السلام کے دل کی طرح ہوتے ہیں ان میں سے جب بھی کسی کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ اس کی جگہ اس کے نائب کا انتظام فرما دیتا ہے۔۔۔۔

حضرت ابوالدرداء کی حدیث کی روشنی میں امام غزالی نے ابدال کے کیا اوصاف بیان فرمائے؟؟؟

جواب:::

امام غزالی فرماتے ہیں کہ ابدال لعن طعن نہیں کرتے کسی کو تکلیف نہیں دیتے دوسروں کو حقیر نہیں سمجھتے کسی چیز پہ بڑائی نہیں جتاتے کسی سے حسد نہیں کرتے،،دنیا کا لالچ نہیں رکھتے،،وہ لوگوں میں سے سب سے بہتر ہوتے ہیں،،نرم دل کے ہوتے ہیں،،سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے ہوتے ہیں اور کبھی غفلت میں مبتلا نہیں ہوتے۔۔۔۔

سوال::: ابدال کے اوصاف تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے؟؟؟

جواب:::

اس کے لیے انسان کو چاہیے کہ دنیا کو ناپسند کرے کیونکہ جس قدر وہ دنیا کو ناپسند کرے گا اسی قدر آخرت سے اس کی محبت زیادہ ہوتی جائے گی پس جب اللہ عزوجل کسی بندے میں اچھی چیز کو طلب کرنے کی خوبی دیکھتا ہے تو اس کو اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے جیسا کہ اللہ پاک کا فرمان ہے:::

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّ الَّذِیۡنَ ہُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ (128)

ترجمہ کنزالعرفان:::

بیشک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور وہ جو نیکیاں کرنے والے ہیں۔۔۔۔۔

سوال::: ابن عربی نے اپنی کتاب حلیۃ الابدال میں ابدال بننے کے لیے کون سے چار کام ذکر کیے؟؟؟

جواب::: ابن عربی فرماتے ہیں کہ میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ میں اپنے معمول کے مطابق اوراد و وظائف پڑھ کر گھٹنوں پہ سر رکھے اللہ کو یاد کر رہا تھا تو مجھے ایک شخص کی آمد محسوس ہوئی جس نے میرے نیچے سے جائے نماز کو نکال کر چٹائی بچھادی اور کہا اس پہ نماز پڑھو،، میرے گھر کا دروازہ بند تھا جس کی وجہ سے مجھے گھبراہٹ محسوس ہوئی تو وہ شخص کہنے لگا اللہ سے مانوس ہونے والے لوگ گھبرایا نہیں کرتے پھر میرے دل میں ایک بات آئی اور میں نے اس شخص سے پوچھا""ابدال کیسے بنا جاتا ہے؟؟؟""اس نے جواب دیا چار کاموں کے ذریعے:::

(1)خاموشی

(2)لوگوں سے گوشہ نشینی

(3)بھوک

(4)بیداری

پھر وہ چلا گیا اور میں نہیں جانتا کہ وہ گھر میں کیسے داخل ہوا اور کیسے نکلا کیونکہ دروازہ بند تھا۔۔۔۔۔

ابن عربی فرماتے ہیں کہ وہ شخص ابدال میں سے تھے ان کا نام معاذ بن اُشرس تھا اور جن چار کاموں کا انہوں نے تذکرہ کیا تھا وہ اس راستے کے ستون ہیں۔۔۔۔

((اوتاد))

سوال::: اوتاد کی لغوی تحقیق کریں۔۔۔

جواب::: اوتاد""وتد""((واؤ کے کسرہ کے ساتھ))کی جمع ہے اور ایک لغت میں ""واؤ"" کے فتحہ کے ساتھ بھی ہے۔۔۔۔۔

ابن عربی اپنی بعض کتابوں میں فرماتے ہیں کہ اوتاد کو"" جبال"" بھی تعبیر کیا جاتا ہے جیسا کہ اللہ پاک کا فرمان ہے:::

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا(6)وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا

ترجمہ کنزالعرفان::: کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ بنایا؟اور پہاڑوں کو میخیں۔۔۔۔

زمین اوتاد کی حیثیت پہاڑوں کی طرح ہے۔۔۔۔۔

سوال::: اوتاد کی تعداد کتنی ہے اور یہ کن کاموں پہ مامور ہوتے ہیں؟؟؟

جواب::: اوتاد کی تعداد ہر زمانے میں چار رہتی ہے نہ اس سے زیادہ ہوتی ہے اور نہ اس سے کم،،ان میں سے ایک کے ذریعے اللہ عزوجل مشرق کی حفاظت کرتا ہے دوسرے کے ذریعے مغرب کی حفاظت کرتا ہے تیسرے کے ذریعے جنوب کی اور چوتھے کے ذریعے شمال کی حفاظت کرتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوال::: ولکل وتد من الاوتاد الاربعۃ رکن من ارکان البیت،،اس کی وضاحت کریں۔۔۔۔

جواب::: یہ ابن عربی کا قول ہے وہ فرماتے ہیں اوتاد چار ہوتے ہیں اور چاروں کے لیے بیت اللہ کے چاروں کونوں میں سے ایک ایک کونا مختص ہوتا ہے اور ان میں سے ہر ایک چاروں انبیاء میں سے ایک ایک کے دل پہ ہوتا ہے،، جس کا دل حضرت آدم علیہ السلام کے دل پہ ہوتا ہے اس کے لیے رکن شامی ہے،، جو حضرت ابرہیم علیہ السلام کے دل پہ ہوتا ہے اس کے لیے رکن عراقی ہے،، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دل پہ ہوتا ہے اس کے لیے رکن یمانی ہے اور جو حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل پہ ہوتا ہے اس کے لیے رکن حجر اسود ہے ((اس کے بعد ابن عربی فرماتے ہیں)) اور وہ ((یعنی رکن حجر اسود)) ہمارے لیے ہے۔۔۔۔۔۔

سوال::: نجباء پہ مختصر اً نوٹ لکھیں۔۔۔۔

جواب::: نجباء""" نجیب""" کی جمع ہے،، کبھی کبھی اس کی جمع """انجاب""" لائی جاتی ہے تا کہ اقطاب اور ابدال کے ساتھ وزن میں موافقت ہو جائے۔۔۔۔۔

ابن عربی لکھتے ہیں کہ نجباء اولیاء کا ایک گروہ ہے جن کی تعداد ہر زمانے میں آٹھ رہتی ہے نہ وہ اس سے کم ہوتے ہیں اور نہ زیادہ،، وہ اللہ کی آٹھوں صفات کو جانتے ہیں ان میں سے سات صفات مشہور ہیں جبکہ آٹھویں صفت ادراک ہے۔۔۔ ان کا مقام کرسی ہے وہ اس سے آگے نہیں بڑھتے وہ کشف اور ستاروں اور سیاروں کے علم کے ذریعے ستاروں اور سیاروں کی حرکت سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔

سوال::: نقباء کن کو کہتے ہیں؟؟؟

جواب::: یہ اولیاء کا ایک گروہ ہے،، نقباء نقیب کی جمع ہے،، نقیب عریف کو کہتے ہیں جو قوم کا ذمہ دار ہوتا ہے۔۔۔۔

سوال::: نقباء کون سے فلک کے علم کے جامع ہوتے ہیں؟؟؟

جواب::: نقباء نویں فلک کے علم کے جامع ہوتے ہیں جس طرح نجباء آٹھویں فلک کے علم کے جامع ہوتے ہیں۔۔۔۔

سوال::: نقباء کی تعداد کتنی ہے؟؟؟ نیز ان کا علم کن کن چیزوں کو محیط ہوتا ہے؟؟؟

جواب::: ان کی تعداد آسمان کے بارہ برجوں کے مطابق بارہ ہوتی ہے،، نقیب ایک ایک برج کی خاصیت اور تاثیر کو جانتا ہے جو اللہ نے اس میں رکھی ہوتی ہے،، یہ ستاروں اور سیاروں کی حرکات، ان کے ٹوٹنے اور ان کے ثابت رہنے کو

بھی جانتے ہیں،،اللہ عزوجل کی جانب سے ان کو تمام نازل کردہ شریعتوں کا علم دیا گیا ہوتا ہے،،یہ نفس کی برائیوں کو بھی جانتے ہیں،،ابلیس ان کے سامنے بلکل واضح اور ظاہر ہوتا ہے یہ لوگ اس کے بارے میں وہ وہ چیزیں جانتے ہیں جو وہ خود اپنے بارے میں بھی نہیں جانتا۔۔۔۔۔۔

سوال::: صدیقیت اور نبوت کے درمیان کن کا مقام ہے؟؟؟

جواب::: افراد کا مقام صدیقیت اور نبوت کے درمیان ہے یہ اولیاء کا ایک بہت ہی اہم گروہ ہے،،فرشتوں میں ان کی مثال وہ ملائکہ ہیں جنہیں کروبین کہتے ہیں اور وہ ہر وقت اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر رہتے ہیں،،وہ اللہ کی معرفت کے علاوہ کسی چیز کا مشاہدہ نہیں کرتے حتی کہ ان کو اپنی ذات کا بھی علم نہیں ہوتا۔۔۔۔۔((فصل فی الکلام فی عدد ھم و بیان مساکنھم))

سوال::: اولیاء کی تعداد اور ان کے مساکن تفصیل سے بیان کریں۔۔۔

جواب::: کتاب میں اس حوالے سے تین مختلف روایات بیان کی گئی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:::

(1)ابراھیم لقانی کی روایت کے مطابق نقباء 300 ہوتے ہیں اور مغرب میں رہتے ہیں۔۔۔

نجباء ستر ہوتے ہیں اور مصر میں رہتے ہیں۔۔۔

ابدال چالیس ہوتے ہیں اور شام میں رہتے ہیں۔۔۔

اخیار سات ہوتے ہیں یہ زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں۔۔۔

عمد جنہیں اوتاد بھی کہا جاتا ہے وہ چار ہوتے ہیں اور زمین کے مختلف کونوں میں ہوتے ہیں۔۔۔

غوث ایک ہی ہوتا ہے اور اس کا مسکن مکہ ہے۔۔۔

(2)ذوالنون مصری کے مطابق نقباء 300، نجباء 70،ابدال 40،اخیار 7، عمد 4 اور غوث ایک ہوتا ہے۔۔۔۔

(3)ابو بکر المطوعی فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت خضر کو دیکھا اور کلام کیا، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا""" جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہری وصال ہوا تو زمین رونے لگ گئی اور اس نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی::: اے میرے معبود!!! اب قیامت تک مجھ پہ کوئی نبی نہیں چلے گا تو اللہ پاک نے اسے سے فرمایا::: میں تیری پشت پہ اس امت میں سے ایسے اولیاء پیدا کروں گا جن کے دل انبیاء کے دلوں پہ ہوں گے اور میں تمہیں قیامت تک ان سے خالی نہیں چھوڑوں گا((یعنی وہ تا قیامت تیرے اوپر رہیں گے))،، زمین نے عرض کی یا اللہ وہ کتنے ہوں گے؟؟؟ تو اللہ پاک نے فرمایا::: وہ تین سو اولیاء ہوں گے،، ان میں سے ستر نجباء، چالیس اوتاد، دس نقباء، سات عرفاء، تین مختار اور ایک غوث ہو گا۔۔۔ جب غوث کا انتقال ہو گا تو تین((مختاروں)) میں سے ایک غوث بنا دیا جائے گا،، سات عرفاء میں سے ایک مختار کے رتبے پہ فائز ہو جائے گا،، دس نقباء میں سے ایک عارف بن جائے گا،، چالیس اوتاد میں سے ایک نقباء کی فہرست میں شامل ہو جائے گا،، ستر نجباء میں سے ایک اوتاد کی لڑی میں پرو دیا جائے گا اور تین سو اولیاء میں سے ایک ستر کی لسٹ میں شامل ہو جائے گا اور عام لوگوں میں سے ایک شخص تین سو اولیاء کی جماعت میں داخل کر دیا جائے گا یونہی یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا۔۔۔

سوال::: مندرجہ بالا تین روایات میں مختلف تعداد بیان کی گئی،، ان میں تطبیق کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟؟؟

جواب::: جس روایت میں زیادہ تعداد بیان کی گئی اس میں اس طبقے کے تمام اولیاء کی تعداد بتائی گئی جبکہ وہ روایات جن میں کم تعداد بتائی گئی وہاں اس طبقے کے محض ان لوگوں کی تعداد بتائی گئی جو اس طبقے کے سردار ہیں اور زیادہ راسخ ہیں۔۔۔۔۔

سوال::: جب عوام الناس کو کوئی حاجت پیش آتی ہے تو سب سے پہلے اللہ عزوجل سے کون سے اولیاء کا طبقہ دعا مانگتا ہے؟؟؟ ترتیب سے لکھیں۔۔۔

جواب::: سب سے پہلے نقباء دعا مانگتے ہیں اگر قبول ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر نجباء مانگتے ہیں پھر ابدال، پھر اخیار اور پھر عمد یعنی اوتاد اللہ کی بارگاہ میں درخواست کرتے ہیں،، اگر ان کی دعا قبول ہو جائے تو بہتر ورنہ غوث اللہ پاک کی بارگاہ میں عاجزی سے سوال کرتا ہے،، ابھی غوث کا سوال پورا بھی نہیں کہ ہوتا کہ اللہ عزوجل وہ حاجت پوری فرمادیتا ہے۔۔۔۔۔

((الباب الثانی))

((فیماورد فیھم من الآثار النبویۃ الدالۃ علی وجودھم و فضلھم علی سائر البریۃ))

سوال::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل شام کو گالی دینے سے کیوں منع فرمایا؟؟؟

جواب::: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""" اہل شام کو گالی نہ دو کیونکہ ان میں ابدال ہوتے ہیں"""۔۔۔۔

ایک اور روایت ہے""" اہل شام پہ ظلم کرنے والوں کو گالی دو"""

ایک اور روایت میں ہے""" عمومی طور پر اہل شام کو گالی نہ دو کیونکہ ان میں ابدال ہوتے ہیں"""۔۔۔۔۔

سوال::: ایک روایت میں آیا ہے کہ نجباء مصر میں مقیم ہیں جبکہ دوسری روایت میں آیا ہے کہ یہ کوفہ میں ہوتے ہیں ،،ان میں سے درست کون سی ہے؟؟؟

جواب::: ان دونوں روایات میں کوئی تضاد نہیں،،ان میں تطبیق یوں ہو گی کہ نجباء کسی ایک جگہ کے ساتھ خاص نہیں ہیں بلکہ کبھی مصر میں ہوتے ہیں اور کبھی کوفہ میں۔۔۔۔۔

سوال::: اولیاء کے کس طبقے کی بدولت اہل شام پہ بارش برسائی جاتی ہے اور دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کی جاتی ہے؟؟؟

جواب::: ابدال کی بدولت اہل شام کی مدد کی جاتی ہے اور ان پہ بارش برسائی جاتی ہے۔۔۔۔۔

سوال::: اس حدیث میں آیا ہے کہ ابدال کی بدولت صرف اہل شام کی مدد کی جاتی ہے جبکہ ایک دوسری حدیث میں ان کی مدد کو اہل شام کے ساتھ خاص نہیں کیا گیا،، پس ان میں تطبیق کی کیا صورت ہو گی؟؟؟

جواب::: ان دونوں احادیث میں کوئی تضاد نہیں،، چونکہ ابدال شام میں رہتے ہیں اور جو قریب رہتا ہو اس کی مدد سب سے زیادہ کی جاتی ہے تو اس حدیث سے یہی مراد ہے کہ بقیہ لوگوں کی بنسبت اہل شام کی مدد زیادہ کی جاتی ہے اگرچہ ابدالوں کی مدد عام ہے لیکن زیادہ اہل شام والوں کی کی جاتی ہے کیونکہ وہ ابدال کے قرب وجوار میں رہتے ہیں۔۔۔۔۔

سوال::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابدال کی کیا نشانیاں بیان فرمائیں؟؟؟

جواب::: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا''''وہ طعنہ نہیں دیتے، بدعتی نہیں ہوتے اور لوگوں کے معاملات میں نہیں پڑتے،، ان کے بلند مرتبے کی وجہ نماز، روزے اور صدقے کی کثرت نہیں بلکہ نفس کی سخاوت، دل کی سلامتی اور آئمہ کی اقتداء کرنا ہے۔۔۔۔

سوال::: کتنے ابدال شام میں رہتے ہیں اور کتنے عراق میں؟؟؟

جواب:: ٹوٹل چالیس ابدال ہیں جن میں سے 22 ابدال شام میں رہتے ہیں جبکہ بقیہ 18 ابدال عراق میں رہتے ہیں۔۔۔

سوال::: کیا عورتیں بھی ابدال ہوتی ہیں؟؟؟

جواب::: ایک روایت میں ہے ابدال چالیس مرد اور چالیس عورتیں ہوتی ہیں،، جب مردوں میں سے کوئی ایک ابدال فوت ہوتا ہے تو اللہ عزوجل ایک مرد کو اس کا قائم مقام بنا دیتا ہے اور جب ایک عورت فوت ہوتی ہے تو اللہ عزوجل ایک عورت کو اس کی جگہ مقرر فرما دیتا ہے۔۔۔

سوال::: حضرت قتادہ کے نزدیک ابدال کون تھے؟؟؟

جواب::: حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ہمیں اس بات میں کوئی شک نہیں کہ امام حسن بصری ان مردوں میں سے ہیں جن کی بدولت دنیا والوں کی مدد کی جاتی ہے۔۔۔۔۔

سوال::: حضرت نوح علیہ السلام کے بعد زمین کتنے ایسے مردوں سے خالی نہیں ہوئی جن کی بدولت اللہ عزوجل اہل زمین سے عذاب اٹھا دیتا ہے؟؟؟

جواب::: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد زمین ایسے سات مردوں سے خالی نہیں ہوئی جن کی بدولت اللہ عزوجل اہل زمین سے عذاب اٹھا لیتا ہے۔۔۔۔۔۔

سوال::: ہر زمانے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کتنے بہترین امتی پائے جاتے ہیں؟؟؟

جواب:: ہر زمانے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے 500 بہترین امتی پائے جاتے ہیں۔۔۔۔

سوال::: کتنے اور کون سے اولیاء کے دل کون کون سے انبیاء کے دل پہ ہیں؟؟؟

جواب::: اللہ عزوجل نے مخلوق میں تین سو لوگ پیدا کیے جن کے دل حضرت آدم علیہ السلام کے دل پہ ہوتے ہیں ،، مخلوق میں اللہ کے چالیس بندے ایسے ہیں جن کے حضرت ابراھیم علیہ السلام کے دل پہ ہوتے ہیں،، پانچ لوگ ایسے ہیں جن کے دل جبرائیل علیہ السلام کے دل پہ ہوتے ہیں،، تین کے دل میکائیل علیہ السلام کے دل پہ ہوتے ہیں،، ایک کا دل اسرافیل علیہ السلام کے دل پہ ہوتا ہے۔۔۔۔

جب ایک فوت ہوتا ہے((جس کا دل اسرافیل علیہ السلام کے دل پہ ہوتا ہے)) تو اللہ پاک تین میں سے ایک کو اس کی جگہ مقرر فرما دیتا ہے،، جب تین میں سے کوئی ایک فوت ہوتا ہے تو پانچ میں سے ایک شخص اس کی جگہ مقرر کر دیتا ہے ،، جب پانچ میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ سات میں سے ایک کو اس کا جانشین بنا دیتا ہے،، جب سات میں سے کوئی

ایک فوت ہوتا ہے تو اللہ عزوجل چالیس میں سے کوئی ایک اس کا خلیفہ بنا دیتا ہے،،جب چالیس میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ عزوجل تین سو میں سے کسی ایک کو اس کا نائب بنا دیتا ہے،،جب تین سو میں کوئی ایک فوت ہوتا ہے تو اللہ عزوجل عام لوگوں میں سے کسی ایک کو ترقی دے کر اس کی جگہ مقرر فرما دیتا ہے اور انہی کی وجہ سے اللہ پاک زندہ کرتا اور مارتا ہے انہی کی برکت سے غلہ اگاتا ہے اور بلاؤں کو دور کرتا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: اللہ عزوجل کس طرح ان اولیاء کے ذریعے زندہ کرتا اور مارتا ہے؟؟؟

جواب::: وہ اللہ عزوجل سے کثرت امت کا سوال کرتے ہیں تو اللہ عزوجل لوگوں کو پیدا کرتا ہے،،وہ ظالموں پہ پکڑ کرنے کی درخواست کرتے ہیں تو اللہ عزوجل ان ظالموں کو مار دیتا ہے،،وہ بارش کی التجاء کرتے ہیں تو اللہ عزوجل بارش برساتا ہے،،وہ زمین سے غلہ اگنے کی دعا کرتے ہیں تو اللہ عزوجل ان کے لیے زمین سے مختلف چیزیں اگاتا ہے ان کی دعا سے اللہ پاک مختلف طرح کی بلائیں لوگوں سے دور فرماتا ہے۔۔۔۔

سوال::: پیچھے بعض اولیاء کا بعض انبیاء پہ دل کا تذکرہ ہوا لیکن یہ کیوں نہیں کہا گیا کہ فلاں کا دل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ دل پہ ہے؟؟؟

جواب::: کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل سے زیادہ شرف اور بزرگی والا دل اللہ عزوجل نے پیدا ہی نہیں کیا،،تمام انبیاء،فرشتوں اور اولیاء کا دل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب اقدس کے مقابلے میں ایسے ہے جیسے ستارے سورج کے آگے،،نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل اللہ عزوجل کی تمام صفات کا مظہر ہے جبکہ بقیہ لوگوں کے دل بعض صفات کے مظہر ہیں۔۔۔۔

سوال::: کسی ولی کا دل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل پہ ہو سکتا ہے،،ابن عربی اس حوالے سے کیا مؤقف اختیار فرماتے ہیں؟؟؟

جواب::: ان کے نزدیک کسی ولی کا دل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل پہ ہو سکتا ہے اور اس بات کو انہوں نے اپنی جانب منسوب کیا کہ مجھے یہ مقام حاصل ہے۔۔۔۔۔۔

سوال::: ولی کا دل نبی یا فرشتے کے دل پہ ہونے سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: اس سے مراد یہ ہے کہ جو معرفت الٰہی فلاں نبی یا فرشتے کے دل پہ وارد ہوتی ہے وہی معارف اس ولی کے دل پہ وارد پہ ہوتے ہیں گویا فلاں ولی کا دل فلاں نبی جیسا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: علامہ جلال الدین سیوطی علامہ ابن جوزی کو ابدال والی حدیث پہ طعن کرنے کا کیا جواب دیتے ہیں؟؟؟

جواب::: علامہ ابن جوزی نے ابدال والی حدیث پہ طعن کر کے اسے موضوع قرار دیا تو علامہ جلال الدین سیوطی نے ان کا تعاقب کیا اور فرمایا کہ ابدال والی حدیث بلکل صحیح ہے بلکہ حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہے،، لہذا اس حدیث کی وجہ سے ابدال کے وجود پہ یقین کیا جا سکتا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: ابدال والی احادیث کے بارے میں علامہ سخاوی کا کلام تحریر فرمائیں۔۔۔۔

جواب::: امام سخاوی فرماتے ہیں کہ ابدال والی احادیث مختلف اسناد و الفاظ کے ساتھ منقول ہیں لیکن تمام طرق ضعیف ہیں پھر انہوں نے وہ احادیث بیان کیں جو اس معاملے میں وارد ہوئی ہیں اور فرمایا ان میں سے سب سے زیادہ صحیح وہ ہے جسے امام احمد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کیا کہ ابدال شام میں رہتے ہیں اور چالیس مرد ہیں جب ان میں سے کوئی شخص وفات پاتا ہے تو اللہ عزوجل کسی کو اس کا جانشین بنا دیتا ہے،، ان کی وجہ سے اللہ پاک بارش برساتا ہے دشمنوں کے خلاف مدد فرماتا ہے اور انہی کی وجہ سے اہل شام سے عذاب کو پھیر دیا جاتا ہے۔۔۔۔

اس کے بعد امام سخاوی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند کے تمام رجال صحیح ہیں سوائے شریح بن عبید کے،، لیکن وہ بھی ثقہ ہیں۔۔۔۔۔۔

سوال::: حافظ ابن حجر غوث، قطب اور ابدال کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟؟؟

جواب::: حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ ابدال کے بارے میں کئی احادیث وارد ہوئی ہیں جن میں سے کچھ صحیح ہیں اور کچھ غیر صحیح ہیں،، قطب کے بارے میں بھی بعض احادیث وارد ہوئی ہیں،، رہی بات غوث کی تو جس وصف کے ساتھ یہ درجہ صوفیاء میں مشہور ہے یہ کہیں سے بھی ثابت نہیں۔۔۔۔۔

سوال::: کیا ابدال کے ہاں اولاد ہوتی ہے؟؟؟

جواب::: بعض روایات میں ہے کہ ابدال کے ہاں اولاد نہیں ہوتی اور وہ لعن طعن نہیں کرتے۔۔۔۔۔

سوال::: امام شافعی کے نزدیک قطب کی کیا تفسیر ہے؟؟؟ نیز حافظ ابن حجر نے غوث کے وجود کا انکار کیا ہے اس سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: امام شافعی قطب کی تفسیر غوث سے کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک غوث اور قطب ایک ہی چیز ہیں،، ابن حجر کا غوث کا انکار کرنے سے مراد یہ ہے کہ صحیح احادیث نبویہ میں غوث کا ذکر نہیں ہے جبکہ اس کے ثبوت کے لیے اس کے بارے میں خبروں کا مشہور ہونا ہی کافی ہے۔۔۔۔۔

سوال::: مذکورہ بالا حدیث جس میں اولیاء کے مختلف طبقات کا ذکر ہوا اس سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟؟؟

جواب::: اس سے کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں:::

(1) احادیث میں اولیاء کے طبقات کے بارے میں بیان کی جانے والی تعداد محض اصطلاحی ہے۔۔۔۔۔

(2) اس حدیث یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملائکہ انبیاء سے افضل ہیں جبکہ جمہور اہلسنت کا مؤقف ہے کہ انبیاء افضل ہیں۔۔۔۔۔

(3)اس حدیث سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ میکائیل علیہ السلام جبرائیل علیہ السلام سے افضل ہیں جبکہ جمہور کا مؤقف اس کے خلاف ہے اور حضرت اسرافیل علیہ السلام ان دونوں سے افضل ہیں،، حضرت اسرافیل حضرت میکائیل سے تو افضل ہیں لیکن حضرت جبرائیل سے افضل ہیں یا نہیں اس میں اختلاف ہے کیونکہ فریقین کے اپنے اپنے دلائل ہیں جو لوگ حضرت جبرائیل کو حضرت اسرافیل سے افضل کہتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام انبیاء پہ وحی لاتے تھے اور وحی کے رازوں سے واقف تھے،، وہ لوگ جو حضرت اسرافیل علیہ السلام کو افضل کہتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام تمام مخلوقات کے رازوں سے واقف ہیں کیونکہ ان کی پیشانی پہ لوح محفوظ کے نقوش ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہ قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔۔۔

سوال::: علامہ ابن حجر اور شیخ محمد جوینی کا واقعہ تحریر کریں۔۔۔

جواب::: علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ میری عمر چودہ سال تھی،، ایک دن شیخ جوینی کی مجلس میں اقطاب، نجباء، نقباء وغیرہ کا ذکر چھڑ گیا تو شیخ جوینی نے ان کا سختی سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں،، میں حاضرین میں سے سب سے چھوٹا تھا میں نے عرض کی معاذ اللہ یہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کیونکہ ان چیزوں کی خبر اللہ کے اولیاء نے دی ہے اور وہ جھوٹ نہیں بولتے اس کے ساتھ ساتھ امام یافعی نے بھی ان طبقات کے بارے میں نقل کیا ہے اور وہ علوم ظاہرہ اور باطنہ کے جامع ہیں۔۔۔

میری بات سن کر شیخ نے انکار کیا اور سختی سے پیش آئے پس میں چپ ہو گیا اور میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ شیخ الاسلام ابو یحییٰ زکریا میری مدد کریں گے۔۔۔ چونکہ شیخ جوینی نابینا تھے اس لیے میں ان کا ہاتھ پکڑ کر چلتا تھا،، ایک دن ہم شیخ الاسلام کے پاس گئے تو میں نے جا کر یہ واقعہ ذکر کیا اور پوچھا کہ کیا غوث، قطب ابدال حقیقت میں موجود ہوتے ہیں تو انہوں نے میری تائید کی میں نے عرض کی یہ شیخ جوینی اس بات کا انکار کرتے ہیں چنانچہ شیخ الاسلام نے شیخ جوینی سے کہا کہ کیا آپ انکار کرتے ہیں؟؟((کئی مرتبہ یہ جملہ دہرایا)) آخر کار شیخ جوینی اس بات پہ قائل ہو گئے اور پھر ہم مجلس سے اٹھ کر واپس آ گئے۔۔۔۔

سوال::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابدال کی کون سی تین خصلتیں بیان فرمائیں؟؟؟

جواب::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس میں تین چیزیں پائی جائیں وہ ابدال ہیں اوران کے ذریعے دنیا اور دنیاوالوں کانظام قائم ہوتاہے:::

(1)اللہ کی رضاپہ راضی رہنے والاہو۔۔۔۔

(2)اللہ پاک کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچے۔۔۔۔

(3)اللہ کی خاطر غصہ کرے۔۔۔۔

سوال::: کون سی دعاکرنے سے انسان ابدال کی فہرست میں شامل ہوجائے گا؟؟؟

جواب::: حلیہ میں ہے کہ جوروزانہ دس مرتبہ یہ دعاپڑھے""اے اللہ!!!امت محمدیہ کی اصلاح فرمااورامت محمدیہ سے مشکلات کودورفرما،،اے اللہ!!!امت محمدیہ پہ رحم فرماتواس کوابدال میں لکھ دیاجائے گا""۔۔۔۔۔۔

اعتراض::: پیچھے ہم پڑھ کرآئے ہیں کہ ابدال کی اولادنہیں ہوتی جبکہ مذکورہ بالاروایت میں ہے کہ جویہ دعاروزانہ دس دفعہ پڑھے گاتواسے ابدال میں لکھ دیاجائے گاپس اگریہ دعاپڑھنے والے کی اولادہوتودونوں روایات میں تضادپیدا ہوجائے گا۔۔۔۔۔

جواب::: مذکورہ بالاروایت جس میں دعاذکرکی گئی ہے وہاں سے مرادیہ ہے کہ جوروزانہ اسے دس دفعہ پڑھے گاوہ وصف کے اعتبارسے ابدال کی فہرست میں شامل ہوگانہ کہ ذات کے اعتبارسے اورقیامت کے دن اس کاحشرابدال کے ساتھ ہوگا۔۔۔لہذادونوں روایات میں کوئی تضادنہیں۔۔۔۔۔

((الباب الثالث))

((فی الکلام علی بعض أحوال القطب الغوث نفعنااللہ تعالیٰ بہ))

سوال::: جب امام شعرانی نے اپنے شیخ سے قطب، غوث کے مسکن کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کیا فرمایا؟؟؟

جواب::: امام شعرانی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ سے پوچھا کہ کیا واقعی قطب غوث مکہ میں رہتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے؟؟؟ تو شیخ نے فرمایا""قطب کا قلب اللہ پاک کی بارگاہ کا طواف کرتا رہتا ہے جیسا کہ لوگ کعبہ کا طواف کرتے ہیں،، قطب اللہ پاک سے وہ سب کچھ حاصل کرتا ہے جو اللہ مخلوق پہ ظاہر فرمانا چاہتا ہے اسی وجہ سے اس کا سر بوجھ سے پھٹ رہا ہوتا ہے،، قطب کا جسم مکہ یا کسی اور جگہ کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ وہ وہاں ہوتا ہے جہاں اللہ عزوجل چاہتا ہے----

سوال::: سب سے اکمل شہر، اکمل گھر اور اکمل مخلوق کون سی ہے؟؟؟

جواب::: سب سے اکمل شہر بلد حرام، سب سے اکمل گھر بیت اللہ اور ہر زمانے میں سب سے اکمل مخلوق قطب ہے ،، بلد حرام قطب کے جسم کی مثل ہے اور کعبہ قطب کے دل کی مثل ہے---

سوال::: مخلوق کو کس کے وسیلے سے مدد ملتی ہے؟؟؟

جواب:: مخلوق کو قطب کے وسیلے سے مدد ملتی ہے اور اکثر مدد مکہ سے ہی ملتی ہے اس پہ یہ آیت مبارکہ دلالت کر رہی ہے:::

یُجْبٰٓی اِلَیْہِ ثَمَرٰتُ کُلِّ شَیْءٍ

ترجمہ::: جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں---

خاص طور پر وہ لوگ جو وہاں حج کرنے آتے ہیں ان کو اس مدد سے زیادہ حصہ ملتا ہے----

سوال::: حج کی فضیلت پہ حدیث لکھیں---

جواب::: روایت ہے کہ جس نے حج کیااور اس دوران کوئی بے حیائی کی بات اور نافرمانی نہیں کی تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا""۔۔۔۔

سوال::: کیا کوئی ولی قطب کے اخلاق کا احاطہ کر سکتا ہے؟؟؟

جواب::: اخلاق تو دور کی بات قطب کو پہچاننے والے ہی بہت کم ہیں،، بلکہ بعض نے کہا کہ قطب کو کوئی شخص اپنی استعداد کے مطابق دیکھ سکتا ہے۔۔۔۔

سوال::: کیا قطب کے لیے کوئی معین مدت ہے؟؟؟ کیا قطب اپنے عہدے سے معزول ہو سکتا ہے؟؟؟

جواب::: ایک جماعت کا کہنا ہے کہ قطب کی معین مدت ہوتی ہے جب تک اللہ چاہتا ہے وہ اس عہدے پہ فائز رہتا ہے اور مدت کے بعد اسے معزول کر دیا جاتا ہے جبکہ ایک دوسرا قول یہ ہے کہ قطب کی کوئی معین مدت نہیں وہ تا حیات قطبیت کے درجے پہ فائز رہتا ہے۔۔۔۔۔

اس کی وضاحت یہ ہے کہ فرع اصل کے تابع ہوتی ہے،، نبوت اصل ہے اور قطبیت اس کی فرع ہے جس طرح کوئی نبی نبوت کے عہدے سے زائل نہیں ہوتا اسی طرح قطب بھی اپنے درجے سے معزول نہیں ہوتا،، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 23 سال مقام قطبیت پہ فائز رہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا،، آپ کے بعد چاروں خلفائے راشدین اپنی اپنی وفات تک مقام قطبیت پہ فائز رہے،، پھر امام مہدی اور عیسی علیہ السلام قیامت کے قریب تشریف لائیں گے اور وہ بھی اپنی وفات تک مقام قطبیت فائز رہیں گے،، پس اس تفصیل سے ثابت ہوتا ہے کہ قطب اپنے درجے سے معزول نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

سوال::: زمین پہ اترنے والے بلا یا مصیبت سب سے پہلے کس پہ نازل ہوتی ہے؟؟؟

جواب::: زمین پہ اترنے والی مصیبت سب سے پہلے قطب پہ نازل ہوتی ہے اور پھر کسی اور پر،، اسی وجہ سے قطب کو ہر وقت انتہاء درجے کا سر درد لاحق رہتا ہے گویا کوئی اس کے سر میں ضربیں لگا رہا ہو،، شیخ ابو النلجاء سالم کے بارے میں روایت ہے کہ وہ مقام قطبیت پہ محض چالیس دن یا دس دن فائز رہے اور پھر آپ کا انتقال ہو گیا۔۔۔۔

سوال::: کیا قطب کا اہل بیت میں سے ہونا شرط ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، یہ ایک عہدہ ہے اللہ پاک جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔۔۔

((فصل))

سوال::: کیا لوگ قطب کے ساتھ اکٹھے ہو سکتے ہیں؟؟؟

جواب::: عام لوگ تو دور کی بات اللہ پاک کے اولیاء بھی قطب کے ساتھ اکٹھے نہیں ہو سکتے کیونکہ اس کا حال پوشیدہ ہوتا ہے،، اگر کسی شخص کے سامنے کوئی قطب آجائے تو وہ شخص اگر قطب کو دیکھنے کا اہل نہ ہو تو اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔

سوال::: جب ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آپ کی ہیبت سے کانپنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا؟؟؟

جواب::: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""" اپنے اوپر سے بوجھ اتار دو میں قریش کی ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو خشک گوشت کھاتی تھی"""۔۔۔۔

سوال::: جب شیخ عثمان خطاب کی مکہ میں قطب کے ساتھ ملاقات ہوئی تو ان کی کیا کیفیت تھی؟؟؟

جواب::: شیخ عثمان نے جب اپنے شیخ ابو قدوسی کے ساتھ حج کیا توان سے عرض کی کہ قطب کے ساتھ میری ملاقات کروادیں تو شیخ نے آپ فرمایا آپ انہیں نہیں دیکھ سکیں گے لیکن شیخ عثمان نے اصرار کیا توابو بکر قدوسی نے فرمایا جب تک میں نہ آؤں تم نے یہاں سے نہیں اٹھنا۔۔۔

چنانچہ شیخ عثمان کا سر بھاری ہونے لگ گیا حتی کہ ان کی داڑھی ان کی رانوں کے درمیان آگئی پس تھوڑی دیر بعد قطب تشریف لائے اور شیخ عثمان سے کلام کیا پھر قطب نے ابو بکر قدوسی سے کہا کہ شیخ عثمان کو بھلائی کی وصیت کروا گر یہ زندہ رہا تواللہ کے خاص بندوں میں شامل ہوگا،، جب قطب واپس جانے لگے توانہوں نے سورۃ فاتحہ اور سورۃ قریش کی تلاوت کی اور لوٹ گئے،، پھر شیخ ابو بکر قدوسی نے شیخ عثمان کی گردن دبائی یہاں تک کہ وہ ان کا کلام سننے کے قابل ہوگئے،، پس شیخ ابو بکر نے کہا آپ کا ان کی باتیں سن کر یہ حال تھا اگر آپ ان کو دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟؟؟ اس واقعے کے بعد شیخ عثمان کا یہ معمول بن گیا کہ جب بھی وہ کسی سے ملاقات کرتے توجدا ہوتے وقت قطب کی پیروی کرتے ہوئے سورۃ فاتحہ اور سورۃ قریش کی تلاوت کرتے۔۔۔۔

سوال::: اللہ عزوجل نے کس طبقے کے اولیاء کے حال دوسروں پہ کھول دیے ہیں؟؟؟

جواب::: قطب جو کہ غوث ہی ہوتا ہے اس کا حال اللہ پاک نے سب سے مخفی رکھا ہوتا ہے اور وہ قطب عالم جاہل سب کو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہے،، اوتاد کے احوال خاص بندوں کے لیے کھول دیے جاتے ہیں،، ابدال کے احوال خاص لوگوں اور عارفین پہ ظاہر کر دیے جاتے ہیں،، نجباء اور نقباء کے احوال خاص طور پر عوام سے پوشیدہ رکھے جاتے ہیں اور صالحین کا حال عوام وخواص سب کے لیے کھول دیا جاتا ہے۔۔۔۔۔

((الباب الرابع))

((فی بیان ماینزل علی القطب، وکیفیۃ تصرفہ فیمایردعلیہ))

سوال::: جب مخلوق پہ کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو وہ سب سے پہلے کس پہ نازل ہوتی ہے ؟؟؟ تفصیل سے لکھیں۔۔۔۔

جواب::: جب مخلوق پہ کوئی مصیبت نازل ہونی ہو تو سب سے پہلے قطب پہ نازل ہوتی ہے اور وہ اس کا استقبال کرتا ہے،، قطب کے بعد ان کے قریب کے اولیاء یعنی امامین پہ نازل ہوتی ہے اور ان کے بعد اوتاد پہ نازل ہوتی ہے اور اسی طرح درجہ بدرجہ اولیاء کے طبقات پہ تقسیم ہوتی رہتی ہے اور پھر عام مومنین تک یہ مصیبت پہنچتی ہے،، اگر کوئی مصیبت ان تمام واسطوں کے بغیر ڈائریکٹ عوام پہ پڑے تو سب تباہ ہو جائیں جیسا کہ اللہ پاک کا فرمان ہے:::

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ

ترجمہ کنزالعرفان::: اور اگر اللہ لوگوں میں ایک کے ذریعے دوسرے کو دفع نہ کرے تو ضرور زمین تباہ ہو جائے مگر اللہ سارے جہان پر فضل کرنے والا ہے۔۔۔۔

((خاتمہ))

سوال::: ولی کا معنی بیان کریں۔۔۔

جواب::: اس کے بارے میں دو احتمالات ہیں:::

(1) یہ فعیل کے وزن پہ ہے اور مبالغہ کا صیغہ ہے جیسا کہ قدیر اور علیم،، اس کا معنی ہو گا کہ ولی وہ ہوتا ہے جو اس طرح مسلسل عبادت کرتا رہے کہ اس سے اللہ پاک کی نافرمانی صادر نہ ہو۔۔۔

(2) یہ فعیل بمعنی مفعول بھی ہو سکتا ہے تو اس صورت اس کا معنی یہ ہو گا کہ ولی وہ ہوتا ہے جس کی اللہ پاک گناہ سے حفاظت فرمائے،، اس سے یہ ثابت ہوا کہ ولی کا گناہوں سے محفوظ ہونا شرط ہے اور انبیاء کا معصوم ہونا شرط ہے۔۔۔

سوال::: کیا عارف سے زنا ہو سکتا ہے ؟؟؟

جواب::: جب یہ سوال حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:::

وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا

ترجمہ::: اور اللہ کا ہر کام مقرر کی ہوئی تقدیر ہے۔۔۔

سوال::: ہوش اور بیداری کی حالت میں ولی پہ کون سی کیفیت طاری ہوتی ہے؟؟؟

جواب::: ہوش اور بیداری کی حالت میں ولی اللہ پاک کے حقوق ادا کرتا ہے،، مخلوق پہ شفقت و مہربانی کرتا ہے،، انتقام نہیں لیتا،، اپنے سینے کو کینے سے محفوظ رکھتا ہے،، ان کے مالوں کا لالچ نہیں رکھتا،، اپنی زبان کو ان کی برائی کرنے سے روکتا ہے الغرض یہ کہ وہ ہر طرح کے مخلوق کی خیر خواہی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: معجزہ، کرامت، استدراج، ارہاص، معونت اور اہانت کی تعریف لکھیں۔۔۔

جواب::: معجزہ وہ خلاف عادت کام ہوتا ہے جو نبی سے نبوت کا دعویٰ کرنے کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔۔۔۔

ارہاص کا معنی ہے """بنیاد رکھنا""" وہ خلاف عادت کام جو نبی سے نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے ظاہر ہو ارہاص کہلاتا ہے مثلاً پتھروں کا سلام کرنا وغیرہ۔۔۔۔

وہ خلاف عادت جو کسی فاسق و فاجر سے ظاہر ہو اور بغیر سبب کے ہو تو وہ استدراج کہلاتا ہے جیسا کہ فرعون کا جادو اور اگر وہ کسی سبب سے ظاہر ہو تو وہ شعبدہ کہلاتا ہے۔۔۔۔

اگر کسی ولی سے ایسا کام ظاہر ہو تو کرامت کہلاتا ہے۔۔۔

اگر عام مسلمانوں سے خلاف عادت کام صادر ہو تو وہ معونت کہلائے گا۔۔۔

اگر کوئی خلاف عادت کام جو نبوت کے جھوٹے دعویدار سے ظاہر ہو اور بے مقصد ظاہر ہو تو اسے اہانت کہتے ہیں جیسا کہ مسیلمہ کذاب نے ایک کنوئیں میں اپنا لعاب ڈالا تا کہ وہ میٹھا ہو جائے لیکن وہ کنواں مزید کڑوا ہو گیا۔۔۔۔

سوال::: کیا ولی کی کرامت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا معجزہ کہا جا سکتا ہے؟؟؟

جواب::: ولی کی کرامت ایک اعتبار سے نبی کا معجزہ بھی ہوتی ہے کیونکہ اسی نبی کی پیروی کی وجہ سے اسے یہ مقام حاصل ہوا۔۔۔۔

سوال::: حضرت بایزید بسطامی نے معجزے اور کرامت کو سمجھانے کے لیے کون سی مثال پیش کی؟؟؟

جواب::: آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کچھ نبی کو عطا ہوتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک مشکیزہ شہد ہو،، اور اگر اس مشکیزے سے کوئی قطرہ ٹپک پڑے تو یہ اس کی مثال ہے جو ولی کو عطا ہوا۔۔۔۔

سوال::: ولی سے کرامت کے ظہور کے بعد کیا ولی کو کوئی دلی سکون ملتا ہے؟؟؟

جواب::: ولی کو نہ تو کوئی دلی سکون ملتا ہے اور نہ تنگ دلی ہوتا ہے البتہ اس کے عقائد مزید پختہ ہو جاتے ہیں۔۔۔۔

سوال::: کرامت کی مثالیں قرآن سے دیں۔۔۔

جواب::: حضرت مریم کے پاس بے موسم پھل آنا،، خشک کھجور سے تروتازہ کھجوریں گرنا،، اصحاب کہف کا واقعہ،، حضرت ذوالقرنین کا قصہ،، آصف بن برخیا کا پلک جھپکنے میں تخت کو لانا وغیرہ۔۔۔۔